سرکاری رپورٹ

تیرہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 16 مئی 1996ء بمطابق 27 ذوالحج 1416 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت پاک و ترجمہ	۱
۲۔	چیئر مینوں کے پینل کا اعلان	۲
۳۔	وقفہ سوالات	۲
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۲۷
۵۔	تحریک التواء منجانب سردار محمد اختر مینگل	۲۸
۶۔	قرارداد نمبر ۸۷ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ (منظور)	۳۳
۷۔	قرارداد نمبر ۸۴ منجانب مولانا عبدالواسع (پیش نہ ہو سکی)	۳۴

جلد تیرہواں

شمارہ اول

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2 جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ا کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناءاللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاؤ و اسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بار کھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 16 مئی 1996ء بمطابق 27 ذی الحج 1416 ہجری

بروز جمعرات بوقت پونے بارہ بجے (دوپہر)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَاتَكُنْ مِّنَ
الْغَافِلِيْنَ ہ

ترجمہ :۔ اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی پیغمبر تم کو قرآن سناتے ہوں تو (غل نہ مچاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) گرگرا (گڑگڑا) اور ڈر (ڈر) کر اور (بہت) زور کی آواز سے نہیں (بلکہ دھیمی آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ رہو۔

جناب اسپیکر : سیکریٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

سیکریٹری اسمبلی : بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ 13 کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(1) جناب میر ظہور حسین خان کھوسہ

(2) جناب مولانا عبدالباری

(3) جناب میر محمد صادق عمرانی

(4) جناب شوکت بشیر مسیح

وقفۂ سوالات

جناب اسپیکر : میر ظہور حسین خان کھوسہ سوال نمبر311 دریافت فرمائیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : سوال نمبر311 اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور اس کا جواب بھی موجود ہے۔

311.X-**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جعفر آباد کے دیہی علاقوں میں چاول کی کاشت کے بعد مٹر، چنا سرسوں اور کار امیرا جیسی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ جن کو دوباری فصل کہا جاتا ہے جبکہ ان فصلوں کو نہر سے پانی نہیں دیا جاتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان دوباری فصلوں کا آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ بتلائی جائے۔

مسٹر کچکول علی بلوچ (وزیر ماہی گیری) : یہ درست ہے کہ چاول کی فصل کے بعد چند علاقوں میں دوبارہ فصلات مٹر، چنا وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے مگر ان فصلات کی کاشت پر آبیانہ بست نہیں کیا جاتا ہے۔ غرض کہ وصولی نہیں کی جاتی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : ضمنی سوال جناب والا ہم سے آبیانہ پٹواری تحصیلدار یہ ڈیپارٹمنٹ ہم سے لیتے رہے ہیں۔ وہاں ہم سے اریگیشن وصول نہیں کرتا ہے۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ لینے کے بعد کس کو دیتا ہے یہ ہمیں پتہ نہیں ہے۔

مسٹر کچکول علی وزیر : اگر ریونیو ڈیپارٹمنٹ لیتا ہے تو جناب وہ بھی نوٹس لے گا۔

جناب اسپیکر : ظہور حسین صاحب آپ جواب سے مطمئن ہوئے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا میرے کہنے کا مطلب یہ ہے جو ہم سے پہلے لیتے رہے ہیں اور وصولی کرتے رہے ہیں لاکھوں کی تعداد میں اور کروڑوں کی تعداد میں وہ کہاں گئے اس کی انکوائری کیوں نہیں کرائی جاتی ہے اور پھر یہ یقین دہانی کیوں نہیں کرائی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ہم سے نہیں لیا جائے گا۔ جب کہ منسٹر نے صاب کہا ہے کہ ہم وصول کرتے ہیں اور نہیں لی جاتی ہے۔

وزیر ماہی گیری : جناب والا ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ نوٹس ہی لے گا۔ نوٹس کا ایک جامعہ مفہوم ہے اس میں انکوائری بھی آئے گا اور جو بھی اریگولرٹیز ہوئی ہیں اسے ڈیپارٹمنٹ دیکھ لے گا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا وہ صاف کہہ دیں کہ انکوائری ہوگی تو بہتر رہے گا۔

وزیر ماہی گیری : جناب والا آپ نوٹس کو انکوائری ہی لے لیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : تو اسپیکر صاحب آپ اپنا حکم فرمائیں اس

کے متعلق کہ انکوائری ہوگی کیا ہوگا۔؟

جناب اسپیکر : وزیر متعلقہ یہی کہہ رہے ہیں انکوائری ہوگی اور نوٹس لیا جائے گا اس کا۔

مسٹر خان محمد جمالی وزیر : جہاں تک میر ظہور حسین خان کھوسہ کہہ رہے ہیں دوباری کی فصلات پر ہم سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے یہ بالکل درست کہہ رہے ہیں حالانکہ ان فصلوں کے لئے ہم زرعی پانی استعمال نہیں کرتے ہیں تو اس کے لئے میں بھی ظہور حسین خان کی تائید کرتا ہوں اس کے لئے وزیر مال انکوائری کنڈیکٹ کریں۔

جناب اسپیکر : وہ انکوائری کروائیں گے اس سلسلہ میں

وزیر ماہی گیری : او۔کے سر

جناب اسپیکر : اگلا سوال نمبر312 میر ظہور حسین خان کھوسہ

312.X- **میر ظہور حسین خان کھوسہ** : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1994ء کے دوران ضلع جعفر آباد کم نصیر آباد میں ایک بہت بڑے سیلابی ریلے کی وجہ سے پٹ فیڈر کینال میں ایک سو ایک شگاف پڑ گئے تھے جس سے سارا علاقہ زیر آب آگیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اپنے دورہ کے موقع پر اس علاقہ کو آفت زدہ قرار دیا تھا لیکن اس کے باوجود سال 1995ء کے دوران اس علاقہ کے زمینداروں سے آبیانہ اور مالیہ وصول کیا گیا ہے۔ جبکہ صوبہ سندھ اور پنجاب میں بھی سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو آفت زدہ قرار دیئے گئے اور ان علاقوں کے زمینداروں اور کاشت کاروں کی بینک سے لے گئے قرضے مرکزی حکومت نے معاف کر دیئے تھے۔

(ج) اگر (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو سیلاب سے متاثرہ ضلع جعفر آباد کے زمینداروں سے آبیانہ اور مالیہ وصول کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا یہ بھی درست

ہے کہ صوبائی حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے مرکزی حکومت نے قرضے بھی معاف نہیں کئے جس سے ضلع جعفر آباد اور ضلع نصیر آباد کے زمینداروں اور کاشت کاروں کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نقصان کی ازالہ کے لئے کوئی مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر (ماہی گیری) : بحوالہ ٹیلیفون سیکریٹری ممبر بورڈ آف ریونیو بلوچستان مذکورہ جواب مرتب کرکے بذریعہ فیکس ارسال کرکے گزارش ہے کہ مذکورہ سوالات کے جوابات بروقت بذریعہ فون اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو نصیر آباد نے دیئے تھے کہ بذریعہ نوٹیفکشن صوبائی حکومت بلوچستان سرکاری و اجبات معاف نہیں کئے گئے بلکہ زیر التواء میں رکھے گئے تھے۔ دیگر یہ ہے کہ دوباری فصلات کی آبیانہ کی وصولی نہیں کی جاتی ہے۔ لہٰذا رپورٹ بذریعہ فیکس ارسال خدمت ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر صاحب 1994 میں ایک بڑا flood آیا تھا نصیر آباد جعفر آباد بلکہ سارے صوبہ بلوچستان پاکستان میں تو وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں دورہ کیا تھا نصیر آباد کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا تھا وہاں کے لوگ اس پر بہت خوش ہوئے نقصان تو وہاں پر بہت ہوچکا تھا اس کا ازالہ تو نہیں ہوسکتا تھا اور جب فصل ہی نہیں ہوگی آبادی ہی نہیں ہوگی و سارا تباہ ہوچکا ہے تو اس کا آبیانہ یا مالیہ وصول نہیں کیا جائے گا اور نواب صاحب نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ہم نہیں لیں گے اور آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا لیکن اس کے بعد ایک سال چھوڑ کر ہم سے مالیہ محکمہ نے وصول کرنا شروع کیا۔ اس سے ہمیں اور بھی نقصانات ہوئے ایک تو ہماری فصلات تباہ ہوئیں آفت زدہ علاقہ قرار دینے کے باوجود ہم سے زبردستی مالیہ وصول کیا گیا اور دوسرے یہ کہ بینک نے جو قرضے دیئے تھے اس سال یعنی 1994ء جہاں جہاں آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا مرکزی حکومت نے وہاں وہاں کے علاقے کا معاف کردیا تھا۔ اس پر جو قرضہ جات دیئے گئے کھاد بیج اور دوائیاں وغیرہ کروڑوں کے تھے وہ بھی اس وجہ سے

ہمارے نصیر آباد اور جعفر آباد کو جو نقصانات ہوئے وہ ہمیں معاف نہیں ہوئے۔ باقی علاقوں کو معاف نہیں ہوئے۔ یہ اس طرح کیوں ہوا اس کا جواب میں چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر : جناب کچکول علی

وزیر ماہی گیری : جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں جو سوال ظہور حسین صاحب نے کی ہے ہرچند کہ اس کا جواب ہم نے پیپروں میں دیا ہے اس میں کچھ قباحت ہے لیکن ٹیبل پر جو جواب دیا ہے۔ میرے خیال میں وہ کلیرکٹ ہے اور اس سے مطمئن ہونا چاہئے۔ لیکن پھر بھی میں اس کا جواب اسمبلی کے سامنے دے دوں گا کہ بذریعہ نوٹیفکیشن ریونیو 95-94-7-280 مورخہ 94-8-11 جاری کردہ صوبائی حکومت مذکورہ علاقے کو آفت زدہ قرار دیا گیا تھا سرکاری واجبات وغیرہ کی وصولی۔ 95-6-30 تک التواء میں رکھا گیا بلکہ معاف نہیں کیا گیا کاپی نوٹیفکیشن بغرض ملاحظہ لف ہذا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں نوٹیفکیشن آپ کی خدمت میں پڑھ دوں؟

NOTIFICATION

The Government of Balochistan is Pleased to declare the following areas of Nasirabad division as clamity affected under section 3 of the Balochistan National calamity Provision and relief Act with immediate effect.

سر اس میں کیا تھا کہ جھٹ پٹ دوسرا تمبو اور جھل مگسی وغیرہ وغیرہ

The Government of Balocistan has further pleased to order the suspension of recovery of all provincial government dues in the same calamity affected area for the current financial year among on 30-6-1995.

جناب والا ہمارا جو financial System ہے وہ ایک قید میں ہے اس جون سے اس جون تک۔ اس وقت جو پیسے ہمارے پاس تھے اور جو وہ مالی سال کا پیریڈ تھا اس پر ہم نے انہیں معاف کیا تھا۔ اس کے بعد نوٹیفیکیشن میں ساری چیز منشن ہے۔ اس کے بعد سسپنشن automatically ختم ہی ہوگا۔ اس نوٹیفیکیشن کے مطابق جب ہم نے اسے ختم کیا تو ہم نے ان سے کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں لیا یہ بالکل کلیئرکٹ ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : میرا جو سوال تھا وہ یہ تھا کہ دوباری فصل پر چاول کے بعد اس میں پانی موجود ہوتا ہے اسی پانی کے اندر مٹر چنا جامن سرسوں جھابہ وغیرہ بویا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے پانی نہیں دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نہ شروع میں نہ بعد میں اس کے بعد بھی ہم سے دوباری وصول کی جاتی ہے جواب یہ ہے کہ ہم وصول نہیں کرتے ہیں لیکن حقیقتاً" وہاں پر ہم سے وصول کیا جارہا ہے جواب اس طرح ہے کہ وصول نہیں کیا جاتا ہے میں یہی کہوں گا کہ اس کی انکوائری کرائی جائے کہ پہلے کیوں وصول کیا گیا ہے اور آئندہ کے لئے اس کا سدباب کیا جائے اور آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔

جناب اسپیکر : وزیر صاحب۔

وزیر ماہی گیری : جناب والا چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ ایگریکلچر کا سوال ہے یا اریگیشن کا کیونکہ فصلوں کا تعلق ایگریکلچر سے اور آبیانہ کا تعلق اریگیشن سے ہے۔ لیکن پھر بھی محکمہ ریونیو نے جو جواب دیئے ہیں تسلی بخش ہیں۔ جو جوابات ہیں پبلک ڈاکومنٹ ہیں جب ہم اسمبلی کے سامنے یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ہم لوگ یہ وصول نہیں کر رہے ہیں تو ہمارے ایم پی اے صاحب کو ہم پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا آبیانہ اور مالیہ وصول کر کے متعلقہ محکمہ کو پہنچاتے ہیں۔ اور میں یہ وثوق سے کہتا ہوں ہم سے آبیانہ وصول کیا جاتا رہا ہے دوباری کا اور ابھی انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم وصول نہیں کرتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کی انکوائری کرائی جائے اگر انہوں نے لیا ہے تو کیوں لیا ہے اس طرح کی ناانصافی کیوں کی گئی ہے اور پھر آئندہ کے لئے بھی اس کا سدباب کیا جائے کہ آئندہ وصولی نہ کی جائے۔ جناب اسپیکر وزیر متعلقہ۔

وزیر ماہی گیری : سر اگر وہ اس پر کہتے ہیں کہ واقعی ہم لوگوں سے یہ وصول کر رہے ہیں تو میرے خیال میں جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اریگیشن کا ہے وہ اس کا نوٹس لے لے گا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہم سے لیتا رہا ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں اس میں تو یہ ہے کہ التواء میں رکھے گئے ہیں معاف نہیں کیئے گئے ہیں۔ آپ کے نوٹیفکیشن میں معافی کا کوئی ذکر نہیں ہے آپ کے نوٹیفکیشن میں۔

وزیر ماہی گیری : جناب میرے خیال میں جو اس نوٹیفکیشن کے تحت جو احکامات ہم لوگوں نے صادر کیئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے جو احکامات صادر فرمائے ہیں وہ اس نوٹیفکیشن کی روشنی میں ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب وزیر اعلیٰ نے خود اس علاقے کا دورہ کیا تھا معائنہ کیا تھا اور وعدہ بھی کیا تھا کہ میں اس کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر معاف کردوں گا لیکن حیرت کی بات ہے کہ اس کو سسپنڈ رکھا گیا ہے۔ اور پھر ہمارے اوپر جو مرکزی حکومت کی جو قرضہ جات تھے وہ بھی وصول کیئے گئے بہر حال سسپنڈ کیئے گئے ہیں تو ہمارے علاقے کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اس کے لئے تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ اس کو

معاف کیا جاتا۔ جب پٹ فیڈر کو ایک سو ایک بند لگے ہیں۔ ہر چیز تباہ ہو چکی تھی اور نواب صاحب نے خود دیکھا تھا کہ وہاں پانی ہی پانی تھا۔ اگر اس وقت کسی طریقے سے اس کو دوبارہ آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور یہ معافی دی جا سکتی ہے تو بہتر ہے۔

وزیر ماہی گیری : جناب وہ سسپنشن کے مفہوم کو سمجھ لیں۔ سسپنشن کے معنی ہیں اس پیریڈ کے انہیں معاف کئے گئے ہیں۔ اس پیریڈ تک جو پیسے تھے وہ پیسے موجود تھے اگر اس وقت ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے اور ہم فیصلے کریں اگلے سالوں کے لئے۔

جناب اسپیکر : جناب کچکول صاحب اگر آپ گارنٹی دیتے ہیں جس طرح آپ بات کر رہے ہیں کہ اس پیریڈ میں انہوں نے معاف کیا ہے تو انہیں قبول ہو گا اگر سسپنڈ کا معنی آپ سمجھ لیں معاف کرنا تو میرے خیال میں ......

وزیر ماہی گیری : جناب التواء میں

جناب اسپیکر : جو نوٹیفکشن ہے کہ اس وقت وصول نہیں کئے جائیں گے بعد میں وصول کئے جائیں گے۔ اگر آپ گارنٹی دیتے ہیں تو کچھ ہو۔

جناب سعید احمد ہاشمی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ) : جناب جواب سے بھی یہی ظاہر ہوتا کہ التواء میں رکھے گئے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں مزید معلومات حاصل کر کے پھر اسمبلی کو جواب دیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ suspend یعنی اس میں لفظ التوا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : مزید معلومات حاصل کر کے جواب دیا جائے۔

جناب اسپیکر : درست اگلا سوال نمبر 341 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

341.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع کوئٹہ میں دو مزید تحصیلیں بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) اگر جزو الف کا جاب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع کوئٹہ کو بھی دو اضلاع میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں تفصیل دی جائے یہ کہ صوبائی حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے مرکزی حکومت نے قرضے بھی معاف نہیں کئے جس سے ضلع جعفر آباد اور ضلع نصیر آباد کے زمینداروں اور کاشت کاروں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نقصان کی ازالہ کے لئے کوئی مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) : بحوالہ ٹیلیفون سیکریٹری ممبر بورڈ آف ریونیو بلوچستان مذکورہ جواب مرتب کرکے بذریعہ فیکس ارسال کرکے گزارش ہے کہ مذکورہ سوالات کے جوابات بروقت بذیعہ فون اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو نصیر آباد نے دیئے تھے کہ بذریعہ نوٹیفکشن صوبائی حکومت بلوچستان سرکاری واجبات معاف نہیں کئے گئے بلکہ زیر التواء میں رکھے گئے تھے۔ دیگر یہ ہے کہ دوباری فصلات کی آبیانہ کی وصولی نہیں کی جاتی ہے۔ لہٰذا رپورٹ بذریعہ فیکس ارسال خدمت ہے۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر 341 کے بارے میں اگر کوئی ضمنی ہے تو مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری : جناب جواب موجود نہیں ہے بلکہ مذکور ہے۔ مکتوب ہے کتابت تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن قابل اطمینان نہیں ہے۔ وہ اس وجہ سے گزشتہ دن کوئٹہ میں مقامی اخبار میں شائع کیا گیا تھا کہ ہلیلی کو سب تحصیل اور ہنہ اوڑک کو سب تحصیل کا درجہ دیا جائے گا جو کہ 31 مئی 1996ء سے باقاعدہ عمل درآمد ہوگا۔ لیکن جواب میں یہ لکھا ہے کہ ضلع کوئٹہ میں فی الحال مزید تحصیل بنانے کی کوئی تجویز زیر غور

نہیں یہ تو باقاعدہ تجویز تھی اور اخبار میں چھپا ہے اور تاریخ کا حوالہ بھی دیا ہے کہ اس پر عمل درآمد 31 مئی سے ہوگا۔

وزیر ماہی گیری : جناب میرے خیال میں اخباروں کے جو بیان ہیں۔ وہ Authentic نہیں ہوتے ہیں۔ اگر کوئی حکومت نے کوئی نوٹیفکیشن اشو کیا ہے تو تب اگر اخبار کو تو وہ سچ سمجھ لیں اور حکومت کی طرف سے جو جواب آرہا ہے۔ اسمبلی میں اس کو شک ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب یہاں جو جواب دیا گیا ہے وہ زیادہ قابل اعتماد ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی ضمنی سوال ہو تو بتائیں۔

مولانا عبدالباری : جناب جواب غلط ہے۔

وزیر ماہی گیری : تو میں جناب کہتا ہوں کہ اس کا سوال غلط ہے۔ (قہقہہ)

مولانا عبدالباری : جناب اخبار میں چھپا ہے اخبار کو ہم ثبوت کے طور پر پیش نہیں کرسکتے ہیں۔ پیش کرسکتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی : جناب مولانا صاحب اگلی دفعہ کوئی ثبوت لے کر آئیں تو ہمیں بھی پتہ چلے۔

مولانا عبدالباری : جناب جمہوریت میں اخبارات اور صحافت جو ہیں۔ ایک مضبوط قسم کا ثبوت ہے۔ ہاشمی صاحب پتہ نہیں کب سمجھیں گے۔؟

وزیر ماہی گیری : جناب اخبارات میں کبھی کبھار غلط انفارمیشن ہوتی ہے۔

مولانا عبدالباری : غلط چیزوں کی کم از کم حکومت تردید کرے۔

وزیر ماہی گیری : فی الحال اس پر تو اعتبار کریں۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال مولانا عبدالباری صاب 342

342.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1985ء تا 1989ء کے دوران مختلف سرکاری اراضی مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو یہ اراضی کن کن لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے۔ نیز کیا منسوخ شدہ الاٹمنٹ والی اراضی حکومت نے واپس اپنے قبضہ میں لے لی ہے یا نہیں تفصیل دی جائے۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) :

(الف) جی نہیں

(ب) جیسا کہ پہلے اسمبلی کو مطلع کیا گیا ہے کہ سال 1985ء تا 1989 میں کوئی الاٹمنٹ نہیں ہوئی ہے البتہ 1991 اور 1992ء میں بہت سے الاٹمنٹ ہوئے تھے ان میں سے کچھ نظرثانی میں منسوخ ہوگے اور بقایا الاٹمنٹس آرڈیننس کے جاری ہونے سے منسوخ ہوگئے تمام کمشنر صاحبان اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اسی وقت ہدایات دی گئیں کہ منسوخ شدہ اراضیات کو واپس حکومت کے نام پر ریکارڈ مال میں درج کیا جائے۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر342 پر کوئی ضمنی سوال ہو تو کریں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ 1991-1992ء میں البتہ بہت سی الاٹ منٹ ہوئی ہے۔ ان میں سے کچھ نظرثانی منسوخ ہوگئے اور بقایا الاٹ منٹ آرڈیننس جاری ہونے سے منسوخ ہوگئے۔ تو وہ کونسے آرڈیننس تھے مطلب اس آرڈیننس کا متن بتائے۔

وزیر ماہی گیری : جناب اس آرڈیننس کو بل کی صورت میں اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا ہے اور 19 تاریخ کو اس کے متعلق میٹنگ ہو رہی ہے۔ اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آیا اس آرڈیننس کو جو گورنر صاحب نے جاری فرمایا ہے ریونیو ایکٹ یا لاء موجود ہوتے ہوئے مزید ایکٹ بنانے کی اسمبلی کو ضرورت ہے یا نہیں وہ زیر غور ہے 19 تاریخ کو اس کی میٹنگ ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر وزیر صاحب تو میرے خیال کے حوالے سے ہر بات میرے خیال کے حوالے سے کر رہے ہیں۔ تو پتہ نہیں اس کا خیال ٹھیک ہے میں اس ایکٹ کا نہیں پوچھ رہا ہوں جو ابھی کیبنٹ کے زیر غور ہے۔ میں آرڈیننس کا پوچھ رہا ہوں آرڈیننس کا متن ایوان کو بتا دیں۔ اور پھر آپ کہتے ہیں الاٹمنٹ منسوخ ہونی چاہئے جن حضرات کو الاٹ منٹ کی ہے۔ اور ابھی اسلام آباد میں الاٹمنٹ ہو رہی ہے۔ یہاں بھی بلوچستان میں بڑی بڑی شخصیات کو الاٹمنٹ ہوئی ہے اور جو ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں بلوچستان کی اسمبلی میں بیٹھے اس کی الاٹمنٹ ہوئی ہے ان شخصیات کا نام بتا دے اور کچھ تفصیل کچکول صاحب کے ذہن میں ہے اس کی تفصیل بتانا چاہئے۔ آرڈیننس کا متن بتا دے۔ مجھے اس کا جواب نہیں ملا۔

جناب اسپیکر : اس کے لئے مولانا صاحب کوئی اور دوسرا سوال لے آئیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن اراضیات کی الاٹمنٹ جن شخصیات کے نام پر الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ تو اس اراضیات کا اور شخصیات کا نام لینا چاہئے اور تفصیل بتانا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آرڈیننس کا متن ایوان کو بتانا چاہئے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں مولانا صاحب کو بتادوں کہ آرڈیننس کی کاپی اس وقت ہمارے وزیر صاحب کے پاس نہیں وہ ان کو بھجوا دیں گے۔ جو گورنر صاحب نے جاری کیا ہے۔ اور جو لسٹ جس کا وہ یہ ذکر کر رہے ہیں کہ 92-1991ء سے اب تک الاٹمنٹ کا کہہ رہے ہیں وہ لسٹ پہلے بھی اس اسمبلی میں شائع ہو چکی ہے۔ اور اس کی کاپی لائبریری میں ہے۔ اور سب ممبروں کو پتہ ہے کس کس کو الاٹمنٹ ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال مولانا عبدالباری صاحب دریافت کریں۔

376.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

حالیہ بارشوں سے کوئٹہ کے متاثرین کو ڈپٹی کمشنر کے توسط سے کس قدر امدادی رقم دی گئی ہے۔ نیز یہ مالی امداد جن جن افراد کو دی گئی ہے ان کی نام ولدیت وغیرہ کا مکمل تفصیل دی جائے۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) : 1995ء میں حالیہ بارشوں سے کوئٹہ کے متاثرین کو جناب کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کے توسط سے مبلغ -/15,00,000 روپے دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل وغیرہ کے بارے میں جناب کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کوئٹہ سے خط و کتابت جاری ہے لیکن تاحال اس کی تقسیم کی تفصیلات ڈی سی صاحب کوئٹہ سے موصول نہیں ہوئی ہے موصول ہونے پر اسمبلی کو مطلع کر دی جائے گی علاوہ ازیں وفاقی حکومت کی ہدایات کے مطابق اس سال ریلیف فنڈ صرف ان مستحقین زکوٰۃ کو دیا جا سکے گا جن کا مکان مکمل طور پر منہدم ہو گیا ہو اور اس کے لئے صرف 5 ہزار روپے کا رقم بطور امداد دی جا سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں دیگر کسی قسم کے نقصانات کے لئے کوئی امداد نہیں دی جا سکتی۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر376 کا کوئی ضمنی سوال ہے تو مولانا صاحب کریں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر یہ جواب مکمل نہیں ہے جواب میں لکھا ہے کہ کوئٹہ کے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر سے خط و کتابت جاری ہے لیکن تاحال اس کی تفصیلات ڈی سی صاحب کوئٹہ سے موصول نہیں ہوئی ہے۔ پتہ نہیں یہ خط و کتابت کب تک جاری رہے گی اور ڈاک اتنا کمزور ہے۔ ڈی سی صاحب بھی ادھر ہے کمشنر بھی ادھر ہے۔ پولیس بھی بہت بڑی موجود ہے۔ جناب یہ ریلیف کا جو فنڈ صرف پانچ ہزار ہے یہ ریلیف متاثرین کو دینی ہے پشین اور قلعہ عبداللہ کے تحصیلدار بھی گئے تھے متاثرین کی لسٹ بنائی تھی متاثرین کو ابھی تک کچھ نہیں ملا ابھی تک عمل در آمد نہیں ہوا۔ خط و کتابت جاری ہے آپ ذرا پوچھ لیں کب تک خط و کتابت جاری رہے گی؟

وزیر ماہی گیری : ہم نے جواب دیا ہے کہ ہم نے پیسے تو دیئے مگر لسٹ انہوں

نے ہمیں واپس دے دی کس کس کو دیئے ہیں۔

ہم اس کو جلد لسٹ دے دیں گے۔

مولانا عبدالباری : کب تک لسٹ دیں گے؟

وزیر ماہی گیری : ایک مہینے کے اندر اندر دے دیں گے۔

جناب اسپیکر : اس اجلاس کے اندر ان کو فراہم کردیں۔ اگلا سوال نمبر 364 بھی مولانا عبدالباری صاحب کا ہے۔

364 سردار سترام سنگھ ڈومکی : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

جنوری 1993ء سے ریلیف کی کل کس قدر رقم تقسیم ہوئی ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز مذکورہ ریلیف یافتہ افراد / مستحقین کی ناموں کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

مسٹر کچکول علی بلوچ (وزیر ماہی گیری) : محکمہ مال ریلیف کمشنر نے 1993ء سے 1995ء تک کمشنروں کو مختلف فنڈ سیلاب سے متاثرہ افراد کے بحالی کے لئے دیئے ہیں جن کے ڈویژن وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈویژن	1993ء	1994ء	1995
-1	کوئٹہ	0,02,44,000/- روپے	0,30,00,000/- روپے	0,15,00,000/- روپے
-2	قلات	0,02,40,000/- روپے	0,48,00,000/- روپے	0,50,00,000/- روپے
-3	سبی	0,02,40,000/- روپے	0,32,00,000/-	0,12,10,000/- روپے
-4	مکران	12,44,000/- روپے	0,37,00,000/- روپے	0,20,00,000/- روپے

-5 نصیر آباد -/0,02,40,000 روپے -/0,49,50,000 -/1,70,00,000 روپے

-6 ژوب -/0,02,40,000 روپے -/0,42,00,000 روپے -/0,20,00,000 روپے

مذکورہ فنڈ کو کمشنر صاحبان نے آگے اپنے اپنے ڈویژن کے مختلف ضلعوں میں تقسیم کیا ہے یہ رقم جن جن افراد / مستحقین کو دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل کے بارے میں کمشنروں سے خط و کتابت جاری ہے کیونکہ یہ بہت طویل فہرستیں ہیں۔ اور بعض ضلعوں کی دفاتر میں ملازمین ہڑتال پر ہیں چنانچہ ان کے وصول ہونے پر اسمبلی کو پیش کر دیئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں بعض اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں مثلاً" نصیر آباد' ڈیرہ اللہ یار' قلات' خضدار' لسبیلہ اور گوادر وغیرہ کو براہ راست وزیر اعظم ہاؤس سے بھی رقوم زکوۃ فنڈ سیلاب زدہ مستحقین میں تقسیم کے لئے موصول ہوئی تھیں جن کا ریکارڈ بورڈ آف ریونیو میں موجود نہیں ہے ان رقوم کو براہ راست وفاقی حکومت کی نگرانی میں تقسیم کیا گیا تھا۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر364 پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار سترام سنگھ ڈومکی : جناب اسپیکر اس میں نام مستحقین کے پوچھے گئے ہیں کوئی بھی نام نہیں بتایا۔

وزیر ماہی گیری : جناب اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں کچھ وقت درکار ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی : جناب میں وزیر موصول صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ریلیف کی جتنی بھی رقومات ہوتی ہیں ان کے تقسیم کرنے کا طریقہ کار کیا ہے جبکہ 1992ء سے میرے ہندو متعلقین جتنے تاجر حضرات ہے جن کی دکانوں کو لوٹا گیا جن کو بھاری نقصان سے دوچار ہونا پڑا آج تک صرف دس فیصد ریلیف دیا گیا اور باقی

نہیں دیا گیا۔ طریقہ کار کیا ہے کس طریقے سے ریلیف حق داروں تک پہنچایا جاتا ہے۔

وزیر ماہی گیری : جناب میں ایک تو یہ کہتا ہوں کہ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب پارلیمنٹ کے Ethics ہیں اس کو سوال کرنے کی پارلیمنٹ کے تھرو Through کرنے کا حق نہیں کیونکہ وہ حکومت کا جزو ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک ریلیف کا مسئلہ ہے۔ اس دفعہ فیڈرل گورنمنٹ نے Criteria کریٹیریا بنایا ہے اور اس نے کہا ہے کہ جتنے دکان منہدم ہو چکے ہیں انہیں پانچ پانچ ہزار روپے دیں اس کے باوجود ہمارے ہاں ریلیف ایکٹ ہے اس کے مطابق مختلف قسم کے درجے ہیں۔ مجھے خاص اعداد و شمار کا علم نہیں ریلیف کا یہ مقصد نہیں کہ وہ ٹوٹل نقصان کو پورا کیا جائے ریلیف کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اس کو کم سے کم کچھ معاوضہ دے دے اس کی اپنی تشریحات ہے۔

جناب اسپیکر : آپ نے کہا ہے کہ ڈپٹی اسپیکر ایوان میں کس رول کے تحت بات نہیں کرسکتے ہیں قواعد کوٹ Quote کریں۔

وزیر ماہی گیری : جناب یہ تو کامن سنس Common Sense کی بات ہے کامن سنس بھی بڑی بات ہوتی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی : جناب ڈپٹی اسپیکر میں بعد میں ہوں۔ پہلے میں اپنے حلقے کا منتخب نمائندہ ہوں یہ میرا حق بنتا ہے کہ میں اپنی حلقے کے مسائل کو مشکلات کو اس مقدس فورم پر لاؤں۔ جناب کچکول صاحب جو فرما رہے ہیں ان کی بڑی مہربانی۔ لیکن بات یہ ہے کہ وہ بھی تو خود منسٹر ہیں وہ اپنے حلقے کے یا اپنے الیکٹرول Electorate کے مسائل کو یہاں زیر بحث لایا کرتے ہیں۔ تو جناب میری گزارش ہوگی کہ میں نے چیف منسٹر صاحب سے بھی گزارش کی ہے کہ دس فیصد ان کو ریلیف دیا گیا تھا تین چار سال گزرنے کے بعد ان کو بقایا نقصان کا ازالہ نہیں کیا گیا ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ آپ کے حوالے سے کہ منسٹر موصوف اس چیز کے بارے میں میری یقین دہانی کرائیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب میں آپ کی اجازت

سے ان کو جواب دے دوں یہ جب بابری مسجد کا واقعہ ہوا تھا تو ان کی کمونیٹی Community کے ساتھ واقعی بڑی زیادتی ہوئی تھی - لورالائی میں جہاں جہاں ان کے تاجروں کو نقصان پہنچا تھا اس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ نے جو ریلیف بھیجی تھی وہ ہم نے تقسیم کردی ہے۔ لیکن وہ ریلیف اتنی کم تھی کہ اس کے جو نقصانات تھے ان کو پورا نہ کرسکے۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو دوبارہ لکھا تھا اس کا سارا اماؤنٹ بھیج دیں۔ جو ہم اس ہندو کمونیٹی Community کو تقسیم کریں۔ وہ پیسے ابھی تک آئے نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : کچکول صاحب جہاں تک ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت کا تعلق ہے جب وہ صدارت نہیں کرتے ہیں تو ان کی حیثیت ایک ممبر کی ہوتی ہے - اور انہیں بحیثیت ممبر اختیار حاصل ہے کہ وہ کارروائی میں حصہ لیں۔ اب سوال نمبر366 سردار سترام سنگھ ڈوکی دریافت کریں۔

366 سردار سترام سنگھ ڈوکی : کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ بلوچستان میں چار سالہ جمع بندیاں کن کن تحصیلوں میں مرتب ہوئی ہیں نیز 1970ء سے لے کر آج تک صوبہ بلوچستان کی ہر تحصیل میں کتنی جمع بندیاں بنی ہے ان کی تفصیل دی جائے۔

مسٹر کچکول علی بلوچ (وزیر ماہی گیری) :

آمدہ رپورٹوں کے مطابق تفصیل حسب ذیل ہے۔

سبی ڈویژن

1	تحصیل سبی	" "	206
2	تحصیل ہرنائی	" "	525

3	تحصیل زیارت	"	30
4	تحصیل کوہلو	"	5
5	تحصیل میوند	"	17
6	تحصیل کاہان	"	16
7	تحصیل ڈیرہ بگٹی	"	156
8	تحصیل پیر کوہ	"	67
9	سب تحصیل سنگ سیلا	"	58

خضدار ڈسٹرکٹ

1	سب تحصیل کرخ	"	NIL
2	سب تحصیل نال	"	NIL
3	سب تحصیل اورناچ	"	NIL
4	سب تحصیل سارونا	"	NIL
5	سب تحصیل ارینجی	"	NIL

قلات ڈسٹرکٹ

1	تحصیل قلات	"	NIL
2	سب تحصیل سوراب	"	NIL
3	سب تحصیل جوہان	"	NIL
4	سب تحصیل منگوچر	"	NIL
5	سب تحصیل گزگ	"	NIL

قلات ڈویژن

آواران ڈسٹرکٹ

1	تحصیل آواران "	NIL
2	سب تحصیل مشکے "	NIL
3	سب تحصیل جھاؤ "	NIL

خاران ڈسٹرکٹ

1	تحصیل خاران "	NIL
2	تحصیل ماشکیل "	NIL
3	سب تحصیل بسیمہ "	NIL
4	سب تحصیل واشک "	NIL

مستونگ ڈسٹرکٹ

1	تحصیل مستونگ "	NIL
2	سب تحصیل دشت "	NIL
3	سب تحصیل کردگاپ "	NIL
4	سب تحصیل کھڈ کوچہ "	NIL

کچھی ڈویژن
جھل مگسی ڈسٹرکٹ

1	تحصیل گنداوہ "	72
2	تحصیل جھل مگسی "	187

3 سب تحصیل میرپور " 36

جعفر آباد ڈسٹرکٹ

1 تحصیل جھٹ پٹ " 94

2 تحصیل اوستہ محمد " 236

کوئٹہ ڈویژن

کوئٹہ ڈسٹرکٹ

1- تحصیل کوئٹہ 1970ء کے بعد تحصیل کوئٹہ میں 74 مواضعات / وارڈز کی صرف ایک مرتبہ جمع بندیاں مرتب ہوئی ہیں۔

اس کے علاوہ چوبیس مواضعات کی دو مرتبہ 4 سالہ جمع بندیاں مرتب ہوئی ہیں۔

2- سب تحصیل پنجپائی سب تحصیل پنجپائی کی کل 4 مواضعات ہیں ان میں دوبار جمع بندیاں مرتب ہوئیں۔

پشین ڈسٹرکٹ 1970ء تک کی جمع بندیاں مکمل ہیں۔ باقی زیر تکمیل ہیں۔

چاغی ڈسٹرکٹ 1- تحصیل نوشکی کل 49 مواضعات میں سے 19 مکمل ہیں باقی زیر تکمیل ہیں۔

2- تحصیل دالبندین

3- تحصیل نوکنڈی

قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ

1- تحصیل چمن 1984ء تک چمن تحصیل کی جمع بندیاں مکمل ہیں۔ مابعد کی زیر تکمیل ہیں۔

2- تحصیل گلستان 1972ء تک جمع بندیاں مکمل ہیں مابعد کی زیر تکمیل ہیں۔

مکران ڈویژن

گوادر ڈسٹرکٹ : پورے ڈویژن میں بندوبست کا کام مکمل نہیں ہوا ہے بلکہ جاری ہے۔

368- سردار ستار ام سنگھ ڈوکی

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ بلوچستان میں سال 1990ء سے لے کر اب تک کس قدر نائب تحصیلدار بھرتی ہوئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے نیزان تحصیلداروں کا مستقل پتہ سکونت اور جگہ پوسٹنگ بھی بتلائی جائے۔

وزیر مال :

سال 1990ء سے لے کر اب تک صوبہ میں 42 نائب تحصیلدار بھرتی کئے گئے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل بمعہ دیگر کوائف ذیل ہے۔

فہرست نائب تحصیلداران جو 1990ء سے لے کر اب تک بھرتی ہوئے ہیں

فہرست نائب تحصیلداران جو ۱۹۹۰ء سے لیکر اب تک بھرتی ہوئے ہیں

I۔ کوئٹہ ڈویژن (پانچ نائب تحصیلدار)

نمبرشمار	ضلع	نام	مستقل پتہ	سکونت	جائے تعیناتی	کیفیت
ا۔	کوئٹہ	مسٹر محمد عامر درانی	کوئٹہ	کوئٹہ	چار ماہ بر رخصت بیرون پاکستان	براہ راست بھرتی شدہ
۲۔	پشین	مسٹر نور احمد	کلی خنائی تحصیل کاریزات	کلی خنائی	نائب تحصیلدار (افغان ریفیوجیز) پشین	محکمانہ بھرتی شدہ
۳۔	پشین	مسٹر سدو خان	کلی چر میان تحصیل کاریزات	کلی چر میان	نائب تحصیلدار (رخصتی) کوئٹہ	"

۴۔	چاغی	مسٹر صاحبداد	کلی خدائے رحیم دالبندین	کلی خدائے رحیم	نائب تحصیلدار (زکوۃ) نوشکی	محکمانہ بھرتی شدہ
۵۔	--	مسٹر عنایت اللہ	ڈیرہ غازی خان	--	نائب تحصیلدار (زکوۃ) چمن	"

II۔ قلات ڈویژن (چھ نائب تحصیلدار)

نمبر شمار	ضلع	نام	مستقل پتہ	سکونت	جائے تعیناتی	کیفیت
۱۔	قلات	مسٹر ظفر علی	تحصیل قلات	قلات	نائب تحصیلدار سٹلمنٹ (مستونگ)	براہ راست بھرتی شدہ
۲۔	قلات	مسٹر منیر احمد	تحصیل قلات	قلات	نائب تحصیلدار (زکوۃ) جوہان	"
۳۔	قلات	مسٹر عبدالغنی	تحصیل سوراب	سوراب	نائب تحصیلدار (زکوۃ) کردگاپ	"
۴۔	مستونگ	مسٹر محمد عمر	تحصیل مستونگ	مستونگ	نائب تحصیلدار خضدار	"
۵۔	خاران	مسٹر شاہ محمد	تحصیل بسیمہ	بسیمہ	نائب تحصیلدار (زکوۃ) بسیمہ	"
۶۔	لسبیلہ	مسٹر غلام حسین	تحصیل بیلہ	بیلہ	نائب تحصیلدار لاکھڑا	محکمانہ بھرتی شدہ

III۔ سبی ڈویژن (تین نائب تحصیلدار)

نمبر شمار	ضلع	نام	مستقل پتہ	سکونت	جائے تعیناتی	کیفیت
۱۔	سبی	مسٹر غلام قادر رند	سبی	سبی	اے سی میوند کے ساتھ منسلک ہے	محکمانہ بھرتی شدہ
۲۔	سبی	مسٹر جلیل احمد	سبی	سبی	نائب تحصیلدار کوٹ منڈائے	"
۳۔	--	قاضی محمد حیات	ڈیرہ غازی خان	--	۹۵۔۱۲۔۱۹ کو ریٹائر ہوگیا	"

IV۔ نصیر آباد ڈویژن (دس نائب تحصیلدار)

نمبر شمار	ضلع	نام	مستقل پتہ	سکونت	جائے تعیناتی	کیفیت
۱۔	جعفر آباد	مسٹر احسان الحق	صحبت پور تحصیل جھٹ پٹ	صحبت پور	نائب تحصیلدار لینڈ ریفارمز آفس ڈیرہ مراد جمالی	براہ راست بھرتی شدہ
۲۔	جعفر آباد	مسٹر گوہر علی	گوٹھ آدم خان تحصیل جھٹ پٹ	گوٹھ آدم خان	نائب تحصیلدار چھتر	"
۳۔	جعفر آباد	مسٹر الطاف حسین	گوٹھ داد محمد تحصیل اوستہ محمد	گوٹھ دلو محمد	نائب تحصیلدار اوستہ محمد	"
۴۔	جعفر آباد	مسٹر میانداد	گوٹھ گنوار تحصیل جھٹ پٹ	گوٹھ گنوار	معطل ہے	" "
۵۔	جعفر آباد	مسٹر محمد زبیر	اوستہ محمد	اوستہ محمد	نائب تحصیلدار (زکوٰۃ) اوستہ محمد	"
۶۔	جعفر آباد	مسٹر فیض محمد	ڈیرہ مراد جمالی	ڈیرہ مراد جمالی	نائب تحصیلدار (زیر تربیت) ڈیرہ اللہ یار	محکمانہ بھرتی شدہ
۷۔	نصیر آباد	مسٹر اکبر کمال	تحصیل تمبو	تحصیل تمبو	تعیناتی ندارد	"
۸۔	بولان	مسٹر حبیب الرحمٰن	حاجی شہر	حاجی شہر	نائب تحصیلدار زکوٰۃ مچھ	"
۹۔	بولان	مسٹر لیاقت علی	گوٹھ پھلکری تحصیل بھاگ	گوٹھ پھلکری	نائب تحصیلدار تمبو	"
۱۰۔	بولان	مسٹر نور محمد	تحصیل بھاگ	تحصیل بھاگ	نائب تحصیلدار (زیر تربیت) بولان	"

V۔ مکران ڈویژن (نو نائب تحصیلدار)

نمبر شمار	ضلع	نام	مستقل پتہ	سکونت	جائے تعیناتی	کیفیت
ا۔	کیچ	مسٹر محمد رفیق	موضع ملک آباد تحصیل تمپ	موضع ملک آباد	نائب تحصیلدار تمپ	براہ راست بھرتی شدہ
۲۔	کیچ	مسٹر شیر محمد	موضع تجدی تحصیل دشت	موضع تجدی	نائب تحصیلدار (زکوۃ) تربت	"
۳۔	کیچ	مسٹر بوہر	ایضاً	ایضاً	نائب تحصیلدار سٹلمنٹ تربت	"
۴۔	کیچ	مسٹر احمد علی	تحصیل مند	تحصیل مند	نائب تحصیلدار (زکوۃ) دشت	"
۵۔	کیچ	مسٹر مقبول احمد	موضع گومازی تحصیل تمپ	موضع گومازی	نائب تحصیلدار سٹلمنٹ تربت	"
۶۔	کیچ	مسٹر عزیز احمد	تحصیل تربت	تحصیل تربت	نائب تحصیلدار سٹلمنٹ تربت	"
۷۔	کیچ	مسٹر اکبر علی	بل نگور ضلع کیچ	بل نگور	بورڈ آف ریونیو میں رپورٹ کیا ہے	"
۸۔	پنجگور	مسٹر محمد عارف	چتکان پنجگور	چتکان	نائب تحصیلدار (زکوۃ) پنجگور	"
۹۔	پنجگور	مسٹر ظفر حسین	ایضاً	ایضاً	نائب تحصیلدار پنجگور	"

VI۔ ژوب ڈویژن (نو نائب تحصیلدار)

نمبر شمار	ضلع	نام	مستقل پتہ	سکونت	جائے تعیناتی	کیفیت
ا۔	ژوب	مسٹر عبدالاحد	تحصیل شیرانی	تحصیل شیرانی	نائب تحصیلدار (زکوۃ) ژوب	براہ راست بھرتی شدہ

۲۔	ژوب	مسٹر مہتاب شاہ	تحصیل دکی	تحصیل دکی	نائب تحصیلدار (زکوۃ) شیرانی	"
۳۔	ژوب	مسٹر علی محمد	تحصیل بوری	تحصیل بوری	نائب تحصیلدار (زکوۃ) سمبازہ	"
۴۔	ژوب	مسٹر عصمت اللہ	موضع شیخان تحصیل ژوب	موضع شیخان	نائب تحصیلدار شیرانی	"
۵۔	قلعہ سیف اللہ	مسٹر عبدالمجید	موضع زنگی وال تحصیل بوری	موضع زنگی وال	زیر تبادلہ بطور نائب تحصیلدار تمبر	"
۶۔	قلعہ سیف اللہ	مسٹر محمد خالق	تحصیل ژوب	تحصیل ژوب	نائب تحصیلدار مسلم باغ	"
۷۔	قلعہ سیف اللہ	مسٹر غلام محمد جعفر	موضع درگ ضلع موسیٰ خیل	موضع درگ	نائب تحصیلدار زکوۃ قلعہ سیف اللہ	محکمانہ بھرتی شدہ
۸۔	لورالائی	مسٹر غلام فرید	ڈیرہ غازی خان	---	نائب تحصیلدار دکی	
۹۔	بارکھان	مسٹر سید محمد	موضع مندیزی تحصیل ژوب	موضع مندیزی	نائب تحصیلدار (زکوۃ) بارکھان	" "

جناب اسپیکر : سوال نمبر368 کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی : جناب صفحہ نمبر15 پر یہ مسٹر میاں داد معطل ہے لکھا ہوا ہے تو وزیر صاحب اس کی معطلی کی وجہ بتائیں گے۔

وزیر ماہی گیری : جناب میں ڈیپارٹمنٹ والوں سے رابطہ کرلوں گا وہ پھر مجھ

جناب اسپیکر : اگر رخصت کی کوئی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) : سردار چاکر خان ڈومکی نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے موجودہ پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : ڈاکٹر عبدالمالک صاحب (وزیر تعلیم) سرکاری کام کے سلسلے میں کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب محمد اکرم بلوچ (وزیر اطلاعات) سرکاری کام کے سلسلے میں کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار نواب خان ترین حج پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے 16 مئی سے 30 مئی تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب محمد اسلم بلیدی نے 16 مئی سے 19 مئی تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : مولانا عبدالواسع صاحب حج پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے موجودہ اجلاس سے پوری مدت کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر صحت) ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے موجودہ اجلاس سے پوری مدت کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب شوکت بشیر مسیح کوئٹہ سے باہر ضروری کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے موجودہ پوری اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء

سردار محمد اختر مینگل صاحب نے تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

سردار محمد اختر مینگل : میں درج ذیل فوری عوامی اہمیت کے حامل معاملہ پر تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں یہ امر مسلمہ ہے کہ آئین میں صوبوں کو مکمل خود مختاری دی گئی ہے اور ہمارے ارباب اختیار شب و روز اس کے حق میں بیانات جاری کرتے رہتے ہیں کہ صوبے فلاں فلاں شعبوں میں خود مختار ہیں لیکن بحیثیت رکن اسمبلی اور ایک ذمہ دار شہری کے مجھے کسی بھی شعبہ میں خصوصا ترقیاتی کاموں کے فنڈز کی فراہمی وسائل کی تقسیم جیسے دیگر کئی شعبوں میں صوبائی خود مختاری نظر نہیں آتی ہے۔ بلکہ اس کے برعکس وفاقی حکومت کی صوبائی خود مختاری کے خلاف آئے دن اقدامات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

لہٰذا اس فوری عوامی اہمیت کے حامل مسئلے پر بحث کے لئے اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی۔ سردار صاحب آپ اس کی ایڈمیز بلیٹی پر بات کریں۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر چونکہ یہ تحریک میں نے پیش کی ہے بحث تو اس پر نہیں ہو رہی کہ میں اس کی گہرائی میں جاؤں بہرحال آپ نے اس کی ایڈمیزبلیٹی پر بات کرنے کو کہا ہے اس صوبے کے حالات وزیر اعلیٰ کے اختیارات ہمارے کابینہ میں بیٹھے ہوئے ممبران کے اختیارات صوبائی اسمبلی سے تعلق رکھنے والے ممبروں کے اختیارات بلوچستان کے مخصوص حالات کو دیکھ کر اگر ان پر سوچا جائے تو میرے خیال میں اس کے ایڈمیزبلیٹی پر ضرورت ہی نہیں پڑتی وہ حالات سب ہمارے اور آپ کے سامنے ہیں ون یونٹ کے ٹوٹنے کے بعد جن سیاسی قوتوں نے جن کا تعلق بلوچستان سے تھا یا ملک کے دیگر صوبوں سے تھا بڑی محنت جدوجہد اور کوششوں کے ساتھ ون یونٹ کو توڑا گیا ون یونٹ کے خاتمے کے بعد یہاں پر صوبے تشکیل دیئے گئے۔ 1973ء کا جو آئین 12 اپریل کو منظور کیا گیا تھا۔ حالانکہ ہم اس صوبائی خود

مختاری پر مطمئن نہیں ہے۔ جو 1973ء کے آئین میں دی گئی تھی۔ لیکن دیکھا جائے تو اس پر کتنا عمل درآمد ہو رہا ہے۔ وہ صوبائی خود مختاری بھی آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ جو چھوٹے صوبوں کو دی گئی ہے دیکھنے میں آئے تو تمام صوبوں کے لئے یہی رکھا گیا ہے۔ مگر عملی طور پر دیکھا جائے تو خود مختاری اس وقت سے لے کر جس وقت سے ون یونٹ ٹوٹا ہے یا جس وقت سے یہ ملک بنا ہے صرف ایک صوبے کے واسطے اس کو فیڈریشن کا نام دیا جائے یا وفاقی حکومت کا نام یا پنجاب کا نام دیا جائے اختیارات کا مالک اختیارات کا حاکم حکومت چلانے کا اختیار ہم پر حکومتیں کرنے کا اختیار یہاں پر حکومتوں کی تبدیلی کا اختیار یہ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ 1973ء میں اگر آئین کے صفحہ 202 دیکھئے جناب اسپیکر اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے۔

Where in the territories now included in or in accession with Pakistan and such other territories as may hereafter be included in or accede to Pakistan shall from a Federation where in the units will be autonomous.

اب معلوم نہیں کہ اس Autonomous کا مطلب کیا ہے۔ صوبائی خود مختاری تو یہ سوال میرا موجودہ وزیر اعلیٰ کی طرف جاتا ہے۔ کابینہ کی طرف جاتا ہے کہ آیا ہمیں خود مختاری ملی ہے جس کے لئے خواہش مند ہے۔ اگر نہیں ملی تو اس کے لئے ہمیں کیا اقدام کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں بہلانے کے لئے یا ہمیں وہ جھوٹی امیدوں پر رکھ کر کہ اس آئین کے بعد جو ایک کنکرنٹ لسٹ شائع کی گئی تھی اس کے دس سال بعد ایک ریوائزڈ لسٹ شائع کی جائے گی۔ اس سے بھی زیادہ اختیارات آپ لوگوں کو ملیں گے۔ دس سال اپنی جگہ 23 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ 1973ء آئین کو پیش کئے ہوئے یا بنے ہوئے ہیں۔ 23 سال میں جس شخص کے دور حکومت میں یہ آئین پیش ہوا اس

کے نواسے بھی جوان ہوگئے۔ جو کچھ دیا گیا تھا اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا یا جس کی امیدیں ہمیں دکھائی دی اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ 23 سال کے عرصے کے دوران زکوٰۃ کا محکمہ جو صوبے کے پاس تھا وہ بھی مرکز لے گیا۔ اس کو بھی صوبائی خود مختاری کہا جاتا ہے۔ جو تازہ ہمیں انفارمیشن ملی ہے لینڈ ریونیو کے جو اختیارات ہیں جو پہلے صوبوں کے پاس ہوتے تھے ایک آرڈیننس کے تحت وہ بھی مرکز اپنے پاس لے گئے ہیں اس کی تصدیق کے لئے "روزنامہ جنگ" کے 5 مئی کا وہ شمارہ اپنی تحریک کے ساتھ پیش کیا ہے جس میں ظاہرا" لکھا ہوا ہے کہ وفاقی حکومت کسی بھی صوبے میں اراضی یا جائیداد کے معاملے میں مداخلت کرسکتی ہے۔ تفصیل بھی اس کی ہے۔ جب وفاقی حکومت صوبے کے میونسپل کمیٹی کے اختیارات بھی اپنے ساتھ لینا چاہتی ہے تو پھر صوبائی خود مختاری رہی کہاں ہے زکوٰۃ وہ لے گئی لینڈ ریونیو یا الاٹمنٹ ہے وہ بھی اپنے پاس رکھ رہی ہے فورسز جو بھی یہاں لاء اینڈ آرڈر کی سچوئشن ہوتی ہے یا جس کو صوبائی حکومت نہ سمجھتی ہو وہ بھی اختیارات وفاقی حکومت کے پاس ہیں حالانکہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہے نہیں سب کے سامنے ہے (ایف سی) فرنٹیئر کور جو بھی کارروائی کررہی ہے علاقوں میں کسی علاقے میں جاکر ریڈ کرے آیا وہ ڈپٹی کمشنر کو اعتماد میں لے رہی ہے۔ آیا وہاں کے کمشنر کو انتظامیہ کو اعتماد میں لے رہی ہے۔ آیا صوبے کا وزیر اعلیٰ ہے یا ہوم منسٹر ہے (ایف سی) کی جو کارروائی ہورہی ہے۔ ان ڈائریکشن فیڈرل سے مل رہی ہے یا صوبے سے پنجگور کے حالات آپ لوگوں کے سامنے ہیں ڈیرہ بگٹی کے حالات آپ لوگوں کے سامنے ہیں بلوچستان کے ہر چالیس میل کے فاصلے پر آپ کو (ایف سی) کا قلعہ آپ کو نظر آئے گا ایسا محسوس ہوتا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر یہ جو تحریک التواء اختر صاحب نے پیش کی ہے یہ فوری نوعیت کا نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر میرے خیال میں میں نے صادق

صاحب کی مرکزی رگ پر ہاتھ رکھ لیا۔ صادق صاحب مجھے پہلے بات کرنے دیں اس کے بعد آپ بات کریں۔

میر محمد صادق عمرانی : ہم بھی آپ کے رگ پر ہاتھ رکھیں گے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : اس حد تک میں سردار اختر مینگل سے تعاون کروں گا یا ان کی باتیں جو انہوں نے کی ہیں اس سے میں اتفاق کروں گا کہ 1973ء کا جو آئین ہے وہ 23 سال گزرنے کے بعد اس کو اب میرے خیال میں وقت آگیا ہے کہ ریکٹیفائی کیا جائے 1973ء کے آئین کو اگر دیکھا جائے یا ہاؤس کی Implemaentation کو دیکھا جائے

Basically it is now thin and I wish for this Provinec as for as this country and I am concerned all most of way the colleagues in this Assembly are concerned.

تو میں اس تحریک کی حمایت کروں گا اور یہ کہوں گا کہ اس کے لئے آپ ایک دن مقرر کریں مختلف سیاسی پارٹیاں اسمبلی میں موجود ہیں ہر کوئی اس پر اپنی رائے بھی دے گا تجویز بھی دے گا تو ایک دن آپ مقرر کرلیں اور میرے خیال میں اس پر ہر ایک کو بولنے کا موقع ملے۔

جناب اسپیکر : تحریک التواء کا شاید کوئی بھی مخالف نہیں ہے آپ بات کرنا چاہتے ہیں ظہور حسین صاحب۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں لیکن چیف منسٹر صاحب کے کہنے کے بعد تو بات نہیں ہوتی ہے تو میں جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : اس لئے تحریک التواء ایڈمٹ ہوگئی ہے اور 19 مئی 96ء کے اجلاس کے آخری دور میں دو گھنٹے بحث کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر) : جناب دو گھنٹے کم ہوں گے یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس پر میرے خیال میں زیادہ ٹائم ہو تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر : اگر مقررین زیادہ ہوئے تو اس کو اگلے دن ہم رکھیں گے لیکن اس دن دو گھنٹے ہوں گے۔ اس دن اس پر بحث ہوگی اگر مقررین زیادہ ہوئے تو اس کے بعد اس کو اگلے دن رکھا جائے گا۔

چونکہ چار دیگر تحریک التواء بھی ہیں اور آج کا تحریک التواء ایڈمٹ ہوگیا اس لئے وہ اگلے دنوں میں جو ہے آئیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب چونکہ الگ الگ تحریک پیش کئے جاسکتے ہیں جبکہ سردار صاحب کی تحریک الگ تھی اور ہمارے جمہوری وطن پارٹی کے بھی الگ تحریک ہے جو کہ فوری اہمیت کا حامل ہے۔

جناب اسپیکر : جی ہاں جہاں تک ہمارے قواعد و ضوابط کا تعلق ہے کہ ایک دن ایک ہی تحریک التواء ایڈمٹ کی جاسکتی ہے تو وہ تحریک التواء جو بقایا رہ جاتے ہیں تو پھر وہ اگلے اجلاس میں پیش کئے جائیں گے قاعدہ 72(2) کے تحت 19 کو زیر بحث آئیں گے میر ظہور حسین کھوسہ قرارداد نمبر87 پیش کریں۔

(1) قرارداد نمبر87 منجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ

آج سے تقریباً دس پندرہ سال قبل ضلع جعفر آباد / نصیر آباد میں محکمہ واپڈا نے دو سیم شاخ بنام نصیر آباد مین ڈرین اور 5 آر آف مین اوچ برانچ فیز II پر کام شروع کیا تھا لیکن بعد میں نصف میں کام بند کرکے چلا گیا۔

اب دوبارہ پٹ فیڈر وائیڈنگ پر کام شروع کرنے کے ساتھ ساتھ محکمہ واپڈا نے

دوبارہ مذکورہ سیم شاخوں پر کام شروع کیا ہے۔ اس میں پانچ آر آف مین اوچ برانچ فیز II بوقت پونے بارہ بجے (دوپہر) بوقت پونے بارہ بجے (دوپہر) پر صرف 12 کلو میٹر کام کیا جارہا ہے۔ جبکہ اصل لمبائی 15 کلو میٹر ہے۔ جس کے نشانات Foundation بھی موجود ہیں اسی طرح نصیر آباد مین ڈرین کو بھی اصل حد بندی الائنمنٹ تک نہیں پہنچارہے ہیں جبکہ واٹر لاگنگ تیزی سے پھیل رہی ہے اور اگر مذکورہ دونوں منصوبے اصل پروگرام کے مطابق پایہ تکمیل تک جلد از جلد نہیں پہنچائے گئے تو تقریبا تیس ہزار ایکڑ زرعی اراضی سیم و تھور کی نذر ہوجانے کا خدشہ ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ محکمہ واپڈا کو پابند کرے کہ وہ مذکورہ دونوں سیم شاخوں کو اصل الائنمنٹ Aliynment کے مطابق جلد از جلد مکمل کرے تاکہ علاقے کی زرعی اراضی کو سیم و تھور سے محفوظ کیا جاسکے۔

جناب اسپیکر : قرارداد پیش ہوئی اب آپ اس پر مزید کہنا چاہیں گے؟

آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کی قرارداد بغیر بحث کے منظور ہوئی سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

مولانا عبدالواسع کی قرارداد نمبر83 چونکہ وہ حج پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے ان کو اگلے اجلاس تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صاحب ان کی عدم موجودگی میں میں پیش نہیں کرسکتا ہوں۔

جناب اسپیکر : نہیں اگر انہوں نے آپ کو تحریری اجازت دی ہے۔

مولانا عبدالباری : تحریری نہیں ضمنی طور پر اجازت ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں آپ قاعدے کے تحت پیش نہیں کرسکتے۔

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 19 مئی 1996ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ساڑھے بارہ بجے دوپہر مورخہ 19 مئی 1996ء بروز اتوار صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)